بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ القرآن

اسواط الحیان

علی

ادبار المنافقین

ازقلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمد لشان

ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی کاموںکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ - کاموںکی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ القرآن

اسواط الحیّان

علیٰ

ادبارِ المنافقین

از قلم

مناظرِ اسلام حضرت صوفی سردار محمد نشان

ناظم مدرسہ جامعہ قادریہ محلہ بلال پارک گلی ۲ کامونکی ضلع گوجرانوالہ

نورانی کتب خانہ۔ کامونکی

دیوبند کا مختصر تعارف

ابن عبدالوہاب کا روحانی فرزند اسماعیل بن عبدالغنی دہلی میں پیدا ہوا۔ جس نے تقویۃ الایمان لکھ کر اپنے روحانی باپ عبدالوہاب نجدی کا خلف الرشید ہونے کا پورا پورا ثبوت دیا۔ اس کے بعد ۱۲۸۳ھ میں ہندوستان کے قصبہ دیوبند میں مدرسہ وہابیت قائم ہوا۔ اگر لفظ دیوبند کو ذرا گہری نظر سے دیکھا جائے۔ تو پتہ چل جائے گا۔ کہ دیوبندی کہلانے والوں کو انبیاء و اولیاء کا دشمن ہونا چاہیے۔ کیونکہ دنیا میں سب سے پہلے دیوبند کا لفظ قارون کے لئے استعمال کیا گیا۔ دیوبند قارون کا لقب تھا۔ پھر ایران کے قدیم بادشاہ جمشید کا لقب ہوا۔ پھر ہندوستان کے قصبہ کا نام ہوا۔

فیروز اللغات فارسی ص ۴۸۶ جلد اول مطبوعہ پاکستان

اصلی دیوبند یعنی قارون کو کون نہیں جانتا۔ بے شک وہ نبی اللہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا بدترین دشمن تھا۔ وہ آپ کی دعا سے زمین میں دھنسا دیا گیا۔ معلوم ہوا! نجدی اور دیوبندی فطرتاً حق اور اہلِ حق کے دشمن ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو ایسے گستاخ فرقہ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین ثم آمین

نیاز گین — دبجاہ طٰہٰ یٰسین

ملنے کے پتے :- مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

مکتبہ چشتیہ رضویہ ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ

ضیاء بک ڈپو قلعہ دیدار سنگھ

سردار احمد ۲۲ ۳/۸۶

نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین۔

امابعد۔ ۱۸ ۳/۸۶ بروز منگل تقریباً دس بجے دن ناچیز کو ایک رسالہ بنام ہدیۃ المسلمین فی رد المشرکین موصول ہوا۔ پڑھ کر معلوم ہوا۔ کہ میری تصنیف عقیدۃ الصالحین فی نور سید المرسلین کا جواب پوری (تنظیم دیدار سنگ کی) دیوبندیت نے ایڑی چوٹی کا زور لگا کر لکھا۔ لیکن جواب نہ بن سکا۔ تو اِدھر اُدھر کی فضول باتیں ہانک کر چالیس (۴۰) صفحات سیاہ کر مارے۔ اور جواب لکھنے میں مولوی عبداللہ خارجی اور رحمت اللہ استاد الجاہلین یہ دونوں سرفہرست ہیں۔ جواب لکھنے میں خباثت باطنی اور یہودیت کا پورا پورا ثبوت دیا۔ یحرفون الکلم عن مواضعہ ! ہم اختصار کے ساتھ طائفہ نجدیہ وہابیہ دیوبندیہ کے بے بنیاد قائم کردہ سوالات کا جواب دیں گے۔ جو بات خلافِ موضوع ہوگی۔ اس کا ہم جواب نہیں لکھیں گے۔ کیونکہ فرقہ وہابیہ کا یہ طریق کار ہے۔ بات تو نورانیت و بشریت کی ہو۔

خواہ مخواہ اس میں مسئلہ علم غیب وغیرہ کے دلائل نقل کر کے اصل بات کو الجھانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہمارا موقف صرف حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نور اور بے مثل بشر بے سایہ ثابت کرنا ہے۔ اب ہم اصل موضوع کی طرف اہل علم حضرات کو متوجہ کرتے ہیں۔

وہابی ملاّں کی جہالت لکھتا ہے۔ کہ جو بات کی جائے۔ وہ قرآن و حدیث کے ترازو میں تولی جائے گی۔ ورنہ اس کے سوا قاطع نزاع نہیں ہوگی۔

(عقیدۃ الجاہلین ص ۳)

الجواب بعون الوہاب۔ اس اجہل خارجی ملاّں کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ ادلہ

شرعیہ صرف قرآن و سنت ہی نہیں۔ بلکہ ادلہ شرعیہ اربعہ ہیں۔ قرآن۔ حدیث
اجماع قیاس یہ تمام امتِ محمدیہ کا مسلمہ عقیدہ ہے۔ صرف دو پر اکتفا کرنے والا
امتِ محمدیہ سے خارج ہے۔ آج تک کسی مسلم شخصیت نے یہ دعویٰ نہیں
کیا۔ جاہل کوئی کرے تو ہمارا اس سے واسطہ ہی نہیں۔

و انتظم فی کتب الصحاح و ایضاً فی اصول الشاشی

کہ قد جاءکم من اللہ نور و کتٰب مبین

وہابی لکھتا ہے یھدی بہ اللہ۔ یہاں نور سے مراد صرف قرآن کریم ہے

جواب! خارجی ملاں اپنے مسلم بزرگ شاہ عبدالقادر دیوبندی کا ترجمہ پڑھیں
کہ روشنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ اور کتاب قرآن ہے۔
(تفسیر موضح القرآن ص۱۰ مطبوعہ پاکستان)

سید المفسرین سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کا عقیدہ ملاحظہ کریں
قد جاءکم من اللہ نور (رسول یعنی محمد) و کتاب مبین) بالحلال و
الحرام (یھدی بہ) لمحمد والقرآن (تفسیر ابن عباس ص۷۲)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے نور سے مراد نبی پاک کی ذات لی ہے اور
کتاب مبین سے قرآن مراد لیا ہے۔ اور یھدی بہ کا جواب بھی دے دیا۔ کہ
اللہ تعالیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت کرتا ہے یا قرآن کریم سے
خارجی ملاں کا قائم کردہ اعتراض رفع ہو گیا۔ اور ثابت ہوا کہ نور سے مراد نبی پاک
کی ذات لینا صحابہ کا عقیدہ ہے۔ اور کتاب مبین سے قرآن۔
سابقہ آیات کے قرینے سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ قد جاءکم کا فاعل رسول ہے
اور یہاں بھی اکثر مفسرین نے جاءکم کا فاعل رسولؐ ہی کی ذات مراد لیا ہے
لیجئے اپنے گھر کا حوالہ پڑھیئے تحقیق آئے ہیں تمہارے پاس اللہ کی جانب سے نور

اور کتاب مبین ، نور سے مراد حضور نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک ہے
رشید احمد گنگوہی (امداد السلوک ص ۱۵۶)

(وہابی مولوی کا خود اقرار)

کہ مولانا ثناء اللہ صاحب فرماتے ہیں ۔ کہ جائز ہے ۔ کہ واؤ عطف تفسیر کے لئے ہے ۔ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید دونوں کا نام رکھا خط کشیدہ عبارت طائفہ وہابیہ کی فاتحہ خوانی کر رہی ہے ۔ کہ اول آں کرنے کے بعد خود ہی مان گیا کہ زیر آیت قد جاءکم من اللّٰہ نور و کتاب مبین سے دو چیزیں مراد ہیں ۔ دروغ گو حافظہ نباشد قائم کردہ اعتراض وہابی کی نقل کردہ عبارت سے خود ہی باطل ہو گیا ۔

خارجی وہابی کی خیانت

لکھتا ہے کہ مولانا موصوف لایہتدی بالنور فی الظلام کا جملہ چھپا گئے ۔

تفسیر خازن ص ۲۱۴ ج ۲ عقیدۃ الجاہلین ص ۵)

ترجمہ :۔ نہیں ہدایت لی جاتی ساتھ نور کے بیچ اندھیرے کے

ہم اصل عبارت نقل کرتے ہیں ۔ تاکہ وہابی ملاّں کی بد دیانتی اور کذب بیانی کا پردہ کھل جائے ۔ مولوی عبد اللہ اور رسیدا لجاہلین رحمت اللہ ربانی ان دونوں کی جہالت پر صد افسوس !

لیجئے ! اصل عبارت یوں ہے ۔ یعنی محمداً صلی اللہ علیہ وسلم انّما سماہ اللّٰہ نوراً لانہ یہتدی بہ کما یہتدی بالنور فی الظلام

(تفسیر خازن بر حاشیہ معالم التنزیل ص ۲۸ ج ۲ مطبوعہ مصر)

خط کشیدہ عبارت بنظر غور پڑھیں ۔ کہ عبارت سے تین لفظ (اللّٰہ ، لانہ کما) اپنے بزرگوں کی وراثت سمجھ کر ہضم کر گئے ۔ کما کو لا سے بدل دیا ۔ ہم

چیلنج کرتے ہیں۔ کہ پوری طائفہ وہابیہ دیوبندیہ لایہتدی کا جملہ تفسیر خازن سے دکھادیں تو منہ مانگا انعام حاصل کریں

الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔ حافظ ابن کثیر کی عبارت میں ہٗ کی ضمیر ہمارے اصل مسودہ میں ہے۔ چھپوائی میں رہ گئی ہے۔

تفسیر مدارک کی عبارت میں خیانت

او النور محمد صلی اللہ علیہ وسلم

لانہ یھتدی بہ کما سمّی سراجا۔ یا نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ کیونکہ آپ کے ذریعے ہدایت فرمائی۔ خارجی ملاں نے کما سمّی سراجا کا ترجمہ نہیں کیا۔ کر دیتا تو ڈھول کا پول کھل جاتا۔ اور خباثت باطنی کا کیسے پتہ چلتا۔ صاحب مدارک نے تو صاف بتا دیا۔ کہ نور سے مراد نبی پاک کی ذات ہے۔ جیسے سورج کی ذات نور ہے۔

ایسے ہی نبی پاک کی ذات نور ہے

ہم وہابی سے پوچھتے ہیں۔ کہ سورج کی ذات نور ہے یا کہ صفت، مدارک کی نقل کردہ عبارت طائفہ وہابیہ کو مفید ثابت نہیں ہوئی۔

حضور علیہ السلام کی ذات نور ہونے پر چند حوالہ جات نقل کئے جاتے ہیں۔ تاکہ معلوم ہو جائے۔ کہ نبی پاک ؐ کو نور ماننا اہل سنّت والجماعت کا عقیدہ ہے۔

شاہ عبدالحق محدّث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کا عقیدہ

از اں جملہ اسم النور است و ایں اسم ذاتی است

(مدارج النبوۃ فارسی صـ ۳۵۲ ج ۲)

شیخ صاحب نے فرمایا کہ نور اسم ذاتی ہے۔

علامہ محمد مہدی فاسی المتوفی ۱۰۸۰ھ کا عقیدہ بے شک حضور علیہ السلام کی ذات نور ہے (مطالع المسرات صد ۱۰۶)

وہابی ملاں کے مسلّم بزرگ رشید احمد کا عقیدہ۔ کیونکہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ذات پاک کو ایسا پاکیزہ کیا۔ کہ خالص نور ہو گئے۔ اور حق تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرما دیا۔ (امداد السلوک صد ۱۵۶ سطر ۱۳)

خط کشیدہ عبارت وہابی ملّاں کے بزرگ کی ہے۔ نہ کہ ہماری! اس سے تین مسئلے ثابت ہوئے۔ کہ رشید احمد گنگوہی نے حضور علیہ السلام کو آدم علیہ السلام کی اولاد مانا، حضور علیہ السلام کو خالص نور مانا، اللہ تعالیٰ کا نور مانا۔ اگر نبی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا نور ماننا اور ذات کو نور ماننا کفر ہے۔ تو سب سے پہلے رشید احمد گنگوہی کافر ٹھہرے۔

عقیدۃ الجاہلین صد ۷ کی عبارت وہابی لکھتا ہے کہ غیر معتبر تفاسیروں کے حوالے نقل کئے ہیں۔ ہم نے ۲۳ تیئیس قرآن پاک کی معتبر تفاسیروں کے حوالے نقل کئے ہیں۔ جواب نہ بن سکا۔ تو غیر معتبر لکھ دیا۔ ہم اس خارجی سے پوچھتے ہیں۔ کہ ان تفاسیروں کو کس مسلّم شخصیت نے غیر معتبر لکھا ہے۔ حوالہ پیش کریں۔ جتنے حوالے پیش کریں گے اتنے صد روپے انعام حاصل کریں۔

حدیث:۔ اوّل ما خلق اللہ نوری یا نور من نور اللہ والی حدیث کو محدّثین اہل سنت والجماعت نے صحیح تسلیم کیا ہے۔ اس بیچارے کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ جس حدیث کو محدّث بلا سند نقل کر دے وہ بھی قابل قبول

ہے۔ محدث کا نقل کر دینا ہی اس کی سند ہے۔
اسی حدیث کے متعلق حکیم الامت اشرف علی تھانوی کا فیصلہ پڑھیں
پہلی فصل **نور محمدی کے بیان میں** پہلی روایت عبد الرزاق نے اپنی سند
کے ساتھ حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت کیا ہے۔ کہ میں نے
عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھ کو خبر دیجئے۔ کہ سب اشیاء
سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کونسی چیز پیدا کی۔ آپ نے فرمایا اے جابر اللہ تعالیٰ
نے تمام اشیاء سے پہلے تیرے نبی کا نور اپنے نور سے (نہ بایں معنی کہ نور الٰہی
اس کا مادہ تھا۔ بلکہ اپنے نور کے فیض سے) پیدا کیا (الی آخرہ)
اس حدیث سے نور محمدی کا اول الخلق ہونا بااولیت حقیقتاً ثابت ہوا
نشر الطیب ص ۶، امداد السلوک رشید احمد گنگوہی کی ص ۱۵۷، سیرت النبی
شبلی نعمانی و سلیمان ندوی ص ۷۵۸ ج ۳، مرقاۃ شرح مشکوۃ ص ۱۶۷ ج ۱
انتباہ فی سلاسل اولیا شاہ ولی اللہ دہلوی کی ص ۹۲ مترجم، الشہاب الثاقب
حسین احمد مدنی ص ۴۷، مختصر مواہب اللدنیہ عربی علامہ یوسف نبہانی ص ۱۳،
سیرت محمدیہ مترجم ص ۸۴-۴۵ احمد بن محمد ابن ابی بکر قسطلانی رح، حجۃ اللہ
علی العالمین ص ۲۸، ابریز اردو ص ۶۷۴، مکتوبات مجدد ص ۱۵۳ ج ۹،
میلاد النبوی محدث ابن جوزی کی ص ۱۲۴، النعمۃ الکبری ص ۳، ابن حجر مکی
مدارج النبوۃ فارسی ص ۲ ج ۲، دلائل الخیرات ص ۲۷ حاشیہ ۲، نشر الطیب ص ۲۱۶
عبد اللہ دیوبندی بکھروی، بارگاہ رسالت و بزرگان دیوبند ص ۳۵
مولوی عبد الستار وہابی غیر مقلد قصص المحسنین ص ۱۴، شاہ رفیع الدین دہلوی
کا عقیدہ دمغ الباطل فارسی مطبوعہ گوجرانوالہ ص ۲۳۹، فیوض الرحمن ص ۹۶
مندرجہ بالا کتابوں میں حدیث کا صحیح ہونا نقل ہے۔ اگر نبی پاک صلی اللہ

علیہ وسلّم کو اوّل نور اور اللہ کے نور سے ماننا کفر ہے۔ تو وہابی مولوی کے مسلّم بزرگ بھی کافر ہوئے۔

ہماری نقل کردہ عبارات عقیدۃ الصالحین صـ ۹ جو کہ اسماعیل دہلوی کی ہے جواب نہیں دیا صـ ۱۰ کی عبارت ادریس کاندھلوی دیوبندی جو کہ تبلیغی جماعت کا گرو ہے۔ اس کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ صـ ۱۱ علامہ محمد مہدی نانسی علیہ الرحمۃ اور انور شاہ دیوبندی کی عبارت کا جواب ندارد صـ ۱۲ کی عبارت شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ کی ہے۔ جواب نہیں دیا صـ ۱۳ اسیرت حلبیہ روح البیان کی عبارت کا جواب ندارد صـ ۱۴ نسیم الریاض کی عبارت کا جواب ندارد، شاہ ولی اللہ کی عبارت کا جواب ندارد۔ مکتوبات مجددؒ کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ صـ ۱۵ عبداللہ کھروی دیوبندی حسین احمد مدنی دیوبندی رشید احمد گنگوہی دیوبندی کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ ملّاں علی قاری کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔ ترمذی شریف کی عبارت کا جواب نہیں دیا۔

نہ خنجر اُٹھے گا نہ تلوار ان سے
یہ بازو میرے آزمائے ہوئے ہیں

مسئلہ بشریّت مصطفےٰ صلّی اللہ علیہ وسلّم

وہابی کو اتنا بھی شعور نہیں۔ کہ محل نزاع تو مثلیت ہے نہ کہ بشریّت۔ اہل سنت والجماعت کی کسی مسلّم شخصیّت نے حضور علیہ السلام کی بشریّت کا انکار نہیں کیا۔ اور نہ یہ ہمارا عقیدہ ہے۔ نزاع تو ہمارا اور تمہارا مثلیت میں ہے۔ ہمارا اہلسنت والجماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور علیہ السلام بے مثل ہیں۔ ہماری مثل نہیں۔ جو شخص حضور علیہ السلام کو بے مثل بشر نہ مانے وہ بے ادب گستاخ ہے۔ لہٰذا اُمّت وہابیہ کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبی صلّی اللہ۔

علیہ وسلم ہمارے جیسے ہی ایک انسان ہیں۔ ان کے والدین تھے۔ انہوں نے نکاح
کئے۔ ان کی اولاد ہوئی۔ وہ کھاتے پیتے تھے۔ سوتے جاگتے تھے۔ لہذا ہمارے
اور اُن کے درمیان کوئی فرق نہیں۔ لیکن حضور صلی اللہ علیہ السلام کی تمام اُمت کا
یہ عقیدہ ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل نوری انسان تھے۔ انہوں نے جو
کچھ کیا۔ اُمت کی تعلیم کے لئے کیا۔ ہماری انسانیت کو آپ کی انسانیت سے
کوئی نسبت نہیں۔

حضور علیہ السلام کے بے مثل ہونے کے دلائل

۱۔ ابو اسحاق کہتے ہیں۔ ہمدان قبیلے کی عورت نے کہا۔ کہ میں نے نبی علیہ السلام کے ساتھ حج کیا ہے۔ میں نے کہا کہ نبی علیہ السلام کی کچھ تعریف بیان کر۔ عورت نے کہا گویا کہ آپ چودہویں رات کے چاند ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا

(الخصائص الکبریٰ ص۷۲ ج۱)

۲۔ علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا۔

۳۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا (الخصائص الکبریٰ ص۷۳ ج۱)

۴۔ اُمذ بن ابد حضرمی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ میں نے آپ کی مثل کوئی نہیں دیکھا

(الخصائص الکبریٰ ص۷۴ ج۱)

۵۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ اور جب کبھی آپ سورج کے سامنے کھڑے ہوتے۔ اور آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب ہوتی۔ اور جب بھی کبھی آپ کسی چراغ

کے سامنے کھڑے ہوتے۔ تو آپ کی روشنی چراغ کی روشنی پر غالب ہوتی

۶۔ علامہ مناوی شرح الجامع الصغیر (کتاب الوفا ص ۴۰۷ ج ۱)
میں فرماتے ہیں۔ انہ کان یبصر من خلفہ لانہ کان یری من کل جھۃ
من حیث کان نوراً کلہ ولھذا کان لاظل لہ (فیض القدیر ص ۱۷۳ ج ۱۲ مطبوعہ مصر)

ترجمہ۔ نبی پاک علیہ السلام اپنے پیچھے بھی دیکھتے تھے۔ اس لئے کہ ہر طرف یکساں دیکھتے تھے۔ کیونکہ آپ سراپا نور ہیں۔ اسی لئے آپ کا سایہ نہ تھا۔

ہمارے نبی پاک علیہ السلام کے بے مثل نوری انسان بے سایہ ہونے کا عقیدہ مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہے

کتاب الشفاء ص ۲۴۳ ج ۱، نسیم الریاض شرح شفاء ص ۲۸۲ ج ۳، شرح شفا للقاری ص ۷۵۲ ج ۱، نسیم الریاض ص ۴۸۱ ج ۳، الخصائص الکبریٰ ص ۶۸ ج ۱، زرقانی شرح مواہب ص ۲۲ ج ۴، سیرۃ حلبیہ ص ۳۸۱ ج ۳، مدارج النبوۃ اردو ص ۴۳ ج ۱، مجمع البحار ص ۴۰۲ ج ۲، کشف الغمۃ للشعرانی ص ۵۱ ج ۲ نعمۃ الکبریٰ ابن حجر مکی علیہ الرحمتہ ص ۱۶، لغات الحدیث مؤلف وحید الزماں غیر مقلد کتاب نون ص ۱۵۶ ج ۶ کالم نمبر ۱ سطر ۴ تا ۷، امداد السلوک مصنف رشید احمد گنگوہی دیوبندی ص ۱۵۶

چیلنج اگر کوئی دیوبندی وہابی یہ ثابت کردے۔ کہ مع صحابہ کرام رضی اکابرین امت نے نبی علیہ السلام کو اپنی مثل بشر کہا فی حوالہ ایک ایک ہزار روپے انعام حاصل کرے۔ باقی رہا انبیاء کرام کا اپنے آپ کو مثل لوگوں کے بشر کہتے رہے ہیں۔ سو یہ از روئے تواضع کے تھا۔ نہ کہ از روئے حقیقت

حضور مجدد پاک شیخ احمد سرہندی رحمتہ اللہ علیہ کا عقیدہ پڑھیے

جاننا چاہیے کہ نبی پاک علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیدائش دیگر تمام

انسانوں کی پیدائش کی طرح نہیں۔ بلکہ جہان کے کسی فرد کو آپ سے مناسبت نہیں۔ کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باوجود عنصری پیدائش کے اللہ تعالےٰ کے نور سے پیدا کئے گئے ہیں۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ میں اللہ کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں (مکتوبات مجدد فارسی دفتر سوم حصہ دوم ص ۵۱۵ مطبوعہ ترکی)

مذکورہ عبارت سے معلوم ہوا۔ کہ حضور علیہ السلام کے بے مثل بے سایہ نوری انسان اور اللہ کے نور سے نور ماننا عین اسلام ہے۔

مسئلہ عبدیت

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہٖ (القرآن)

بابرکت ہے وہ ذات جس نے قرآن اتارا اوپر اپنے بندے خاص کے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ نے نوری فرشتوں کو بھی عبد کہا ہے (بل عباد مکرمون) (سورۃ الانبیاء پ ۱۷)

لفظ عبد کا اطلاق فرشتوں پر آجائے۔ تو اُن کی نورانیت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ اسی طرح نبی علیہ السلام کی ذات پر عبد کا اطلاق آنے سے آپؐ کی بھی نورانیت میں فرق نہ آئے گا۔

لفظ رجل

وہابی لکھتا ہے۔ اکان للناس عجباً ان اوحینا الی رجل منھم (عقیدۃ الجاہلین ص ۱۴) لوگوں کو تعجب کیوں کہ ہم نے ایک آدمی کی طرف وحی بھیجی جو انہیں میں سے ایک ہے۔

ہم وہابی سے پوچھتے ہیں۔ اگر سیدنا جبرائیل علیہ السلام پر لفظ "رجل" کا اطلاق آجائے۔ تو وہابی جبرائیل علیہ السلام کو بھی اپنی مثل کہیں گے۔ جبرائیل علیہ السلام نوری ہیں یا خاکی ہ سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

اذا طلع علینا رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یُریٰ علیہ اثر السفر (مشکوٰۃ شریف عربی حدیث جبریل)

اچانک ہم میں ایک آدمی آیا سخت سفید کپڑوں والا سخت سیاہ بالوں والا۔ اس پر سفر کا کوئی نشان ظاہر نہ تھا۔

کیوں جناب وہابی صاحب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نوری پر رجل کا لفظ استعمال کر رہے ہیں۔ کیا جبرائیل علیہ السلام کے نوری ہونے میں فرق پڑا۔ عقل ہوتی تو دیوبندی نہ بنتے۔

نور لباس بشریت میں

وہابی خارجی کے مسلّم بزرگ مولوی قاسم نانوتوی بانی دارالعلوم دیوبند کا عقیدہ

رہا جمال پہ تیرے حجاب بشریت　　نہ جانا کون ہے کچھ بھی کسی نے جز ستار

تبلیغی نصاب فصل پنجم فضائل درود شریف ص ۱۲۹ سطر ۹ قصائد قاسمی۔

مولوی قاسم نانوتوی نے خود اقرار کیا ہے۔ کہ حضور علیہ السلام پر محض بشریت کا حجاب تھا حقیقۃً نور تھے۔ اور نبی پاک علیہ السلام کی ذات اقدس کو سوائے خدا تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔ اشرف علی تھانوی کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ کہ حضور علیہ السلام کی ذات نور ہے۔ شعر ملاحظہ فرمائیں

نبی خود نور اور قرآن ملا نور　　نہ ہوں کیوں مل کر پھر نور علیٰ نور

اشرف المواعظ ص ۳ ج ۴۷

حدیث اوّل ما خلق اللہ نوری کے متعلق رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ پڑھیں اور دیوبندی ملّاں اپنے بزرگ کا ماتم کریں۔

شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ نے اول ما خلق اللہ نوری کو نقل کیا ہے اور بتایا ہے۔ کہ اس کی کچھ اصل ہے　　(فتاویٰ رشیدیہ ص ۳۷۳)

اب تو وہابی ملّاں کو اوّل آں کرنے کی گنجائش باقی نہ رہی کیا پدی کیا پدی کا شوربا

حضور علیہ السلام احتلام سے محفوظ تھے

بہ سند مجاہد ابن عباس سے

روایت کی ہے۔ کہ رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کبھی احتلام نہیں ہوا۔ چونکہ احتلام شیطان کے وسوسے ہوتا ہے۔ نبی پاک سراپا نور ہیں (خصائص الکبریٰ اردو ص ۳۰۱ ج ۱)

ابن سبع نے حضور علیہ السلام کی خصوصیات کے بیان میں کہا۔ کہ آپ کا سایہ دھوپ اور چاندنی دونوں میں اس وجہ سے نہ ہوتا۔ کہ آپ سرتاپا نور تھے بعض علماء نے کہا اس کی شاہد یہ حدیث ہے۔ جس میں حضور علیہ السلام کی دعا کا ذکر ہے واجعلنی نوراً۔ اے اللہ مجھ کو سراپا نور بنا دے۔

حضور علیہ السلام کا سایہ نہیں تھا

عن ابن عباس قال: لم یکن لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظل (کتاب الوفا عربی ص ۴۰۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سایہ نہ تھا۔ (ایضاً) مدارج النبوۃ اردو ص ۴۲، الخصائص الکبریٰ عربی ص ۶۸ ج ۱، اردو ص ۱۶۹ ج ۱، سیرت حلبیہ ص ۳۸۱ ج ۲، نسیم الریاض بہ حاشیہ علی القاری ص ۴۸۱، ص ۴۸۲ ج ۳، مکتوبات مجدد دفتر دوم ص ۵۱۵ مطبوعہ ترکی، تاریخ الخمیس ص ۲۱۹ ج ۱، حجۃ اللہ علی العالمین ص ۴۰۹ ج ۶۸۶، شفا شریف ص ۲۴۳ ج ۱، تفسیر عزیزی فارسی ص ۲۱۹ پ ۳۰، الشمامۃ العنبریہ نواب صدیق الحسن غیر مقلد کی ص ۵۱

مندرجہ بالا کتب میں حضور علیہ السلام کے سایہ نہ ہونے کا ثبوت موجود ہے اور امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کا یہ عقیدہ ہے۔ مولوی رشید احمد دیوبندی کا عقیدہ پڑھ کر داد دیجئے۔ عبارت یوں ہے۔

متواتر احادیث سے ثابت ہے۔ کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سایہ نہیں رکھتے تھے اور یہ واضح ہے۔ کہ نور کے سوا تمام اجسام سایہ رکھتے ہیں۔ مندرجہ بالا عبارت سے معلوم ہوا۔ کہ رشید احمد دیوبندی کا عقیدہ ہے۔ کہ سایہ نہ ہونے والی متواتر حدیث ہے۔ اور نبی پاک علیہ السلام کا جسم پاک نور ہے اور اللہ کے نور سے ہیں

(امداد السلوک ص ۱۵۶-۱۶۷)

وہابی ملاں خط کشیدہ عبارت غور سے پڑھیں۔ جو کہ دیوبندیوں کے مسلّم بزرگ کی عبارت ہے اور خود فیصلہ کریں۔ کہ اگر نبی پاک علیہ السلام کو مجسّم نور ماننا اور بے سایہ ماننا، اور اللہ کے نور سے نور ماننا کفر ہے تو رشید احمد گنگوہی دیوبندی حضرات کے قطب خود ان ہی کے فتوے سے کافر ٹھہرے۔

لو آپ اپنے ہی دام میں صیاد آگیا

عقیدۃ الجاہلین صـ۲۹ پر مستدرک کی حدیث نقل کر کے وہابی خارجی نے دجل سے کام لیا۔ اور پوری پوری یہودیت دکھائی۔ اور عبارت یہ ہے دحتی رایت ظلی وظلکم فیہا مستدرک صـ۴۵۶ ج ۴) ترجمہ یہاں تک کہ میں نے اپنا عکس اور تمہارا اس میں دیکھا۔ وہابی خارجی عبارت سمجھنے سے قاصر ہے۔ کیا عجب بد بختی ہے کہ نبی پاک علیہ السلام اور صحابہ کرام علیہم الرضوان زمین پر موجود ہوں اور سایہ جنت میں ہو اس حدیث میں فیہا کا جملہ ہی یہ بتا رہا ہے۔ کہ زمین پر کھڑے ہو کر جنت میں اپنا اور صحابہ کا عکس دیکھا۔ وہابی کا قائم کردہ اعتراض بیہودہ ثابت ہوا۔

دوسری عبارت صـ۳۰ عقیدۃ الجاہلین۔ قالت فبینما انا یوماً بنصف النہار اذا انا بظل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلاً (طبقات ابن سعد صـ۱۲۶ ج ۸) وہابی خارجی نے ترجمہ غلط کیا ہے۔ حالانکہ ترجمہ یوں بنتا ہے حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ کہ ہم ایک دن نصف نہار میں مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور میں اس وقت آپ کے زیر سایہ تھی: خارجی وہابی نے زیر سایہ عبارت کو بدل کر میں نے سایہ دیکھا کر دیا۔ ہم طائفہ وہابیہ کو چیلنج کرتے ہیں۔ اس حدیث میں رائیت کا لفظ دکھا دیں۔ منہ مانگا انعام حاصل کریں "ولن تفعلوا" لیجئے لفظ ظل کا ثبوت ہم حدیث پاک سے بیان کرتے ہیں۔ عن ابی ہریرہؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سبعۃ یظلہم اللہ فی ظلہ یوم لا ظل الا ظلہ امام عادل" (مشکوٰۃ شریف عربی صـ۶۸)

ترجمہ۔ حدیث ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات

آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے سائے میں رکھیگا۔ اس دن نہیں سایہ ہوگا مگر اس کا امام عادل
نقل کردہ عبارت کا جواب ہم نے حدیث پاک سے دیدیا۔ اب ہم وہابی خارجی سے پوچھتے ہیں کہ
لفظ ظل کا اطلاق تو خدا تعالیٰ کی ذات پر بھی ہے۔ کیا خدا کا سایہ بھی مانو گے۔ عقل ہوتی خارجی
نہ بنتے۔ وہابی کا اعتراض حدیث پاک سے رفع ہو گیا۔

عقیدۃ الجاہلین ص ۳۱ یہ وہابی لکھتا ہے کہ رضا خانیوں کا عقیدہ ہے۔ کہ انبیاء
علیہم السلام عبد اور بشر نہیں ہوتے بلکہ خدا کے جز ہوتے ہیں۔ ہم پیچھے ذکر کر آئے ہیں
کہ انبیاء علیہم السلام کی بشریت و عبدیت کا کسی بھی اہل سنت نے انکار نہیں کیا۔ یہ خارجی ملاں کا
ہم پر بہتان ہے اور جھوٹ ہے۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ باقی ہم خارجی ملاں کو چیلنج
کرتے ہیں کہ اہل سنت والجماعت کی کسی معتبر کتاب سے یہ لکھا دکھا دیں۔ کہ انبیاء کرام خدا تعالیٰ کا جز
ہیں۔ فی حوالہ ایک ہزار روپیہ انعام حاصل کرے۔

عقیدۃ الجاہلین ص ۳۵ وہابی لکھتا ہے کہ مشرکوں کا عقیدہ نور من نور اللہ ہے ہم خارجی
ملاں کے گھر سے ہی جواب نقل کرتے ہیں۔ ۱۔ مولوی اشرف علی تھانوی کا عقیدہ نور من نور
اللہ ہے۔ نشر الطیب ص ۶ فصل نور محمدی کے بیان میں۔ ۲۔ رشید احمد گنگوہی کا عقیدہ
نور من نور اللہ۔ امداد السلوک ص ۱۵۷، ۳۔ حضور مجدد پاک کا عقیدہ نور من نور اللہ
مکتوب ۱۲۲ ص ۱۵۳ ج ۲ خلقت من نور اللہ والمومنون من نوری۔ ۴۔ محدث
احمد بن محمد ابن ابی بکر قسطلانی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ مترجم مواہب اللدنیہ ص ۴۵-۴۸
ج ۱
۵۔ ابن حجر مکی علیہ الرحمۃ کا عقیدہ۔ نعمۃ الکبریٰ ص ۳

نقل کردہ حوالہ جات میں وہابیہ کے دو بزرگ بھی شامل ہیں۔ جن کا عقیدہ ہے کہ
حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے نور سے نور ہیں۔ وہابی خارجی کے فتوے سے یہ دونوں
دیوبندی مشرک بے ایمان ٹھہرے۔ اور باقی محدثین اہل سنت پر کیا فتویٰ لگاؤ گے

ہم کو تو چھیڑتے ہو گھر کی خبر نہیں
تجھ سا عقل مند کوئی بشر نہیں

وما علینا الا البلاغ المبین